انسانی کلوننگ خلق جدید نہیں ہے

تحریر: عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی
جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی

ترجمہ: فضیلۃ الشیخ جاراللہ ضیاء
فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدرس جامعہ سلفیہ

کلوننگ ایک سائنسی عمل ہے۔ جو بنیادی طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے تخلیق کردہ انسانی خلیہ، بیضہ، اور موروثی خصوصیات پر انحصار کرتا ہے۔ خلیہ اور بیضہ مخصوص سائنسی عمل کے تحت نمو ارتقاء کے فطری مراحل طے کرنے کے بعد جنین کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ سائنسی طریق کار خلق جدید نہیں ہے۔ جو کہ کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانے سے عبارت ہے۔ کلوننگ میں جو کچھ بھی ہے وہ صرف خالق کائنات کی پہلے سے تخلیق کردہ اشیاء کو خاص ترتیب دے کر ان سے کسی اور چیز کا حصول متوقع بنایا جاتا ہے۔ کسی چیز کو از خود تخلیق نہیں کیا جاتا۔ مذکورہ بالا تصریحات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ کلوننگ خالق ارض وسماء کے پیدا کردہ مواد کو غیر مناسب انداز میں استعمال کرنے سے عبارت ہے۔ لیکن یہ انداز رب تعالیٰ کے اس مشروع طریقہ کار سے متصادم ہے۔ جس کی رو سے بشری توالد وتناسل اور نسل انسانی کی افزائش کیلئے نر اور مادہ کا جنسی ملاپ ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو انسانی معاشرے کیلئے بدترین قسم کے نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

رب تعالیٰ ہی کائنات کے ذرے ذرے کا خالق ہے اس بارے اس کا کوئی بھی شریک وسہیم نہیں ہے۔ وہ بلا شرکت غیرے ارض وسماء اور ان میں موجود جملہ اشیاء کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے۔

اللہ خالق کل شیء وھو علی کل شیء وکیل

ترجمہ: اللہ ہی ہر اک چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی وہ عظیم القدر ذات ہے۔ جس نے انسان، حیوان اور نباتات کو جوڑا جوڑا تخلیق فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سبحان الذی خلق الازواج کلھا مماتنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمون ﴿یسین:۳۶﴾

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے۔ خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں، خواہ خود ان کے نفوس ہوں، خواہ وہ چیزیں ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان سمیت اپنی تمام مخلوق کو عدم سے نکالا اور اسے خلعت وجود سے نوازا۔

وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا ﴿مریم:۹﴾

ترجمہ: اور میں نے ہی تم کو پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔

انسانی کلوننگ کا مطلب انسان کی نئے سرے سے تخلیق نہیں ہے۔ دونوں میں بُعد المشرقین ہے۔ اصلا انسانی تخلیق مٹی سے ہوئی۔ قرآن مجید میں اس امر کی تصریح اس طرح کی گئی ہے:

یا ایھا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقناکم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة وغیر مخلقة لنبین لکم ونقر فی الارحام ما نشاء ﴿الحج:۵﴾

ترجمہ: اے لوگو اگر تم دوبارہ جی اٹھنے کی طرف سے شک میں ہو تو (اس میں غور کرو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر بوٹی سے (کہ بعض) پوری (ہوتی ہیں) اور بعض ادھوری، تا کہ ہم تمہارے سامنے اپنی قدرت ظاہر کریں اور ہم جسے چاہیں ایک مقررہ مدت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو پیدا فرمایا، وہی انسانی خلیہ اور مادہ کے اس بیضہ کا خالق ہے۔ جس کی وساطت سے انسانی کلوننگ کا عمل پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ انسانی کلوننگ محض سائنسی طریق کار ہے جس میں سائنس دان اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ اشیاء (خلیہ اور بیضہ) کو حسب ضرورت ترتیب دے کر اس سے

سے عبارت ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا (الحجرات:۱۳)

ترجمہ: اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنادیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا، اس میں اپنی روح پھونکی اور اسے عزت وتکریم سے نوازا۔ لہٰذا انسانی تخلیق کے کسی بھی مرحلہ میں عبث مداخلت کرنا ناروا عمل ہے۔ انسان مندرجہ ذیل مراحل سے گزر کر عالم وجود میں قدم رکھتا ہے: خلیہ، نطفہ، علقہ، مضغہ. اور جنین۔

۳۔ انسانی کلوننگ کے نتیجے میں مسخ شدہ اور غیر متوازن انسانی شکلیں وجود میں آئیں گی اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متصادم ہے:

الذی احسن کل شیء خلقه (السجدہ:۷)

یعنی وہی جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

خلق السمٰوٰت والارض بالحق وصورکم فأحسن صورکم وإلیه المصیر (التغابن:۳)

ترجمہ: اس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا، سو تمہارا کیسا خوبصورت نقشہ بنایا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

۴۔ انسانی کلوننگ اولاد آدم کی تخلیق اور دنیا میں اس کی آمد کے بارے اللہ تعالیٰ کی سنت کو تبدیل کرنے کے مترادف ہے:

یخرج من بین الصلب والترائب (الطارق:۷)

(وہ مادہ منویہ) جو پشت اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

یہ عمل نسل انسانی کی افزائش کے مشروع طریق کار کی تبدیلی ہے۔

ثم جعل نسله من سلالة من ماء مھین (السجدہ:۸)

ترجمہ: پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی سے چلائی۔

انسانی کلوننگ کی تمام کاروائیاں انسانی جینز کے وراثتی نظام سے مذاق ہیں۔ تاکہ اس طرح اپنے اصل سے مشابہت رکھنے والا کلون حاصل کیا جا سکے۔ یہ تغییر لخلق اللہ کے زمرے میں آتا ہے:

ولآمرنھم فلیغیرن خلق الله (النساء:۱۱۹)

ترجمہ: اور میں (شیطان) انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی کریں گے۔

۵۔ انسانی کلوننگ کے نتیجے میں اختلاط نسب اور وراثت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً یہی کہ مرد سے تیار کردہ کلون کا اپنے اصل سے کیا رشتہ ہوگا؟ اسے اس کا جڑواں بھائی تصور کیا جائے گا یا بیٹا؟ اسی طرح عورت سے تیار کردہ کلون کیلئے بھی اس قسم کے مسائل پیدا ہوں گے۔ جبکہ ارشاد ہوتا ہے:

وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصھرا وکان ربک قدیرا (الفرقان:۵۴)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنایا اور آپ کا پروردگار بڑا قدرت والا ہے۔

۶۔ انسانی توالد وتناسل کے لئے واحد شرعی اور قانونی طریق کار مرد وعورت کا رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا ہے:

ومن آیاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودة ورحمة (الروم:۲۱)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کر سکو اور اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی پیدا کر دی۔ اس کے برعکس انسانی کلوننگ اللہ تعالیٰ کے اس دستور العمل سے متصادم ہے جسے اس نے انسانی نسل کی بقاء اور افزائش کیلئے مشروع قرار دیا ہے۔ اسی طرح یہ سائنسی عمل اس منشاء خداوندی سے بھی

رابطہ عالم اسلامی اور اسلامی فقہ اکیڈمی انسانی کلوننگ کے اس پروگرام کا بڑی باریک بینی سے جائزہ لیتی رہی ہے۔ جو بعینہٖ اپنے اصل سے مشابہ کلون حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے جو ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں وہ انسانی فطرت سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ چونکہ یہ صورت حال انسانی تخلیق سے متعلق دینی اصل میں شکوک و شبہات کو جنم دیتی ہے۔ لہٰذا اسلامی فقہ اکیڈمی نے ماہ رجب ۱۴۱۹ھ بمطابق 31 اکتوبر 1998ء کو منعقد ہونے والے اپنے پندرھویں اجلاس میں انسانی کلوننگ کے حرام ہونے اور اس فعل کو سرانجام دینے والے کیلئے مجرم ہونے کی قرارداد منظور کی۔

متوقع نتائج کے حصول کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بناء بریں یہ بات صراحتا کی جاسکتی ہے کہ انسانی کلوننگ کا مطلب اسے نئے سرے سے پیدا کرنا نہیں۔ یہ محض رب تعالیٰ کی تخلیق کردہ اشیاء کو نئے روپ میں پیش کرنا ہے۔

ثم کان علقة فخلق فسوی فجعل منه الزوجین الذکر والانثی ﴿القیامة:۳۸۔۳۷﴾

ترجمہ: پھر وہ خون کا لوتھڑا ہوگیا، پھر (اللہ نے اسے انسان) بنایا پھر اعضاء ٹھیک کئے۔ پھر اس کی دو قسمیں کردیں، مرد اور عورت۔

چودہ صدیاں بیت گئیں اسلام مسلسل نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ کی پراسرار مخلوق میں غور وفکر کرنے کی دعوت دے۔ ارشاد ہے:

فلینظر الانسان مم خلق . خلق من ماء دافق. یخرج من بین الصلب والترائب

ترجمہ: انسان کو دیکھنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا اسے اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ﴿الذاریات:۲۱۔۲۰﴾

ترجمہ: اور یقین والوں کیلئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری ذات میں بھی تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی اعجازی شان کے بارے میں تحدی فرمائی اور مخلوق کی تخلیقی عمل سے عاجزی کو صراحت سے بیان فرمایا، ارشاد ربانی ہے:

هذا خلق الله فأرونی ماذا خلق الذین من دونه بل الظالمون فی ضلال مبین ﴿لقمان:۱۱﴾

ترجمہ: یہ تو اللہ کی مخلوق ہوئی اب مجھے دکھلاؤ کہ اس کے علاوہ نے کیا چیزیں پیدا کی ہیں۔ کچھ نہیں بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی مین ہیں۔ مزید ارشاد ہوتا ہے:

ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبهم الذباب شیئا لا یستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب ﴿الحج:۷۳﴾

ترجمہ: جن لوگوں کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے۔ چاہے سارے کے سارے ہی اس غرض کیلئے جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کرلے جائے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ کمزور ہے ایسا طالب اور ایسا مطلوب بھی۔

سابقہ تمام آسمانی مذاہب کی طرح اسلام میں بھی یہ بات طے شدہ حقیقت کا درجہ رکھتی ہے۔ کہ تخلیقی عمل اللہ رب العزت کا خاصہ ہے اس اختصاص کے بارے اس کے ساتھ تنازع کرنا کسی کیلئے بھی ناممکن اور غیر متصور ہے۔

والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئا وهم یخلقون ﴿النحل:۲۰﴾

ترجمہ: اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔

انسانی کلوننگ حرام فعل ہے

رابطہ عالم اسلامی اور اسلامی فقہ اکیڈمی انسانی کلوننگ کے اس پروگرام کا بڑی باریک بینی سے جائزہ لیتی رہی ہے۔ جو بعینہ اپنے اصل سے مشابہ کلون حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے جو ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں وہ انسانی فطرت سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ چونکہ یہ صورت حال انسانی تخلیق سے متعلق دینی اصل میں شکوک وشبہات کو جنم دیتی ہے۔ لہٰذا اسلامی فقہ اکیڈمی نے ماہ رجب ۱۴۱۹ھ بمطابق 31 اکتوبر 1998ء کو منعقد ہونے والے اپنے پندرھویں اجلاس میں انسانی کلوننگ کے حرام ہونے اور اس فعل کو سرانجام دینے والے کیلئے مجرم ہونے کی قرارداد منظور کی۔

اسلامی فقہ اکیڈمی کے نزدیک کلوننگ کے حرام ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

۱۔ انسانی کلوننگ انسان کی تخلیق اور تکوین کے بارے رب تعالیٰ کی سنت اور طریق کار میں مداخلت ہے۔ جو کہ نر اور مادہ میں شرعی جنسی ملاپ

> کلوننگ خالق ارض وسماء کے پیدا کردہ مواد کو غیر مناسب انداز میں استعمال کرنے سے عبارت ہے۔ لیکن یہ انداز رب تعالیٰ کے اس مشروع طریقہ کار سے متصادم ہے۔ جس کی رو سے بشری توالد وتناسل اور نسل انسانی کی افزائش کیلئے نر اور مادہ کا جنسی ملاپ ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو انسانی معاشرے کیلئے بدترین قسم کے نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوگا

متصادم ہے کہ انسانی نسب وقرابت واضح اور غیر مبہم ہونا چاہئے۔

وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا (الفرقان:۵۴)

۷۔ انسانی کلوننگ خاندان کیلئے تباہ کن ہے۔ وہ خاندان جو معاشرے کی بنیادی اکائی اور فرد کی پہچان ہے۔ انسان اپنے خاندان سے اس کی خوبیاں اپنانا، اس سے نام کمانا، اور اس کے سایہ عاطفت میں پروان چڑھنا اور راحت پانا ہے۔ جبکہ کلوننگ کی صورت میں مذکورہ بالا امور میں سے کچھ متحقق نہیں ہوسکتا۔

۸۔ نوع انسانی کی تخلیق میں تنوع اور تمیز خالق کائنات کی سنت اور دستور العمل ہے۔ اور یہی تنوع حسن کائنات کی جان اور قدرت خداوندی کا عظیم مظہر ہے اس کے برعکس کلوننگ کا وظیفہ انسان کی ایک جیسی متعدد ایسی کاپیاں تیار کرتا ہے۔ جن میں تمیز، اختصاص اور دوسروں سے مختلف ہونے جیسی خوبیوں سے محرومی کا سامان ہے:

ومن اياته خلق السمٰوٰت والارض واختلاف ألسنتكم وألوانكم ان فی ذالک لأيات للعالمين (الروم:۲۲)

ترجمہ: اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف بھی ہے اسمیں دانش مندوں کیلئے یقیناً بڑی عبرتیں ہیں۔ علاوہ ازیں جسمانی مشابہت مجرم اور اس کے ہم شکل غیر مجرم کے مابین تمیز و تفریق سے بھی مانع ہے۔

> **انسانی کلوننگ کی جملہ کاروائیوں کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ان پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا جائے، اس لئے کہ یہ سب کچھ تمام آسمانی مذاہب کی ان اساسیات سے متصادم ہے جو لوگوں کی زندگی، ان کے شادی بیاہ اور نسل انسانی کی افزائش سے متعلق ہیں**

بین الاقوامی قانون کی ضرورت

انسانی کلوننگ کو شرائع حرام قرار دیتی اور اخلاق اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ رائیلین موومنٹ کے ارکان لوگوں کو ملحد بنانے، انہیں اساسیات دین سے برگشتہ کرنے اور شادی جیسے پاکیزہ عمل سے منحرف کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔

انسانی معاشرہ کے تحفظ، بنی نوع انسان کی سلامتی اور ازروئے ارشاد خداوندی:

ولقد كرمنا بنی آدم

اولاد آدم کو عطا کردہ تکریم وشرف کے بچاؤ کیلئے رابطہ عالم اسلامی انسانی کلوننگ کو خالق کائنات کے خلاف اعلان جنگ تصور کرتا ہے۔ رابطہ کے نزدیک اس عمل کا شمار ان بڑے بڑے فتنوں میں ہوتا ہے جن کا تعاقب کرنا اور ان کی سرکوبی کرنا اہل ایمان کا اولین فریضہ ہے۔

دریں حالات رابطہ عالم اسلامی دنیا بھر کی حکومتوں، عالمی تنظیموں اور بین الاقوامی ثقافتی اور تعلیمی مراکز کو مندرجہ ذیل امور کے اپنانے کی دعوت دیتا ہے:

۱۔ انسانی کلوننگ کی جملہ کاروائیوں کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ان پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا جائے، اس لئے کہ یہ سب کچھ تمام آسمانی مذاہب کی ان اساسیات سے متصادم ہے جو لوگوں کی زندگی، ان کے شادی بیاہ اور نسل انسانی کی افزائش سے متعلق ہیں۔

۲۔ اس امر کا تاکیدی اعلان کیا جائے کہ انسانی نسل کے توالد وتکاثر کا واحد قانونی اور شرعی ذریعہ مرد وعورت کے مابین معروف نکاح ہی ہے۔

۳۔ جینیاتی انجینئرنگ کے مختلف شعبوں میں علمی بحث ومباحثہ کیلئے ایسے قانونی ضوابط وضع کئے جائیں جو انسان کو بے مقصدیت، غیر سنجیدہ اور مفاد پرستوں کے مذموم مقاصد سے تحفظ فراہم کرسکیں۔

۴۔ علمی تحقیق کی آزادی کیلئے ایسے بین الاقوامی قواعد وضوابط وضع کئے جائیں جو فائدہ بخش علم کی حوصلہ افزائی اور ضرر رساں کی حوصلہ شکنی کریں اور یہ اس عام اور مسلمہ قانونی قاعدہ کے مطابق ہو کہ مضر امور کو روکنا مفید امور کے حصول پر مقدم ہے۔

۵۔ انسانی کلوننگ کے تمام تجربات پر پابندی لگادی جائے۔ ایسے بین الاقوامی قوانین کا نفاذ کیا جائے جو اس عمل کی جملہ صورتوں کو ارتکاب جرم تصور کریں۔ اس میں کام کرنے والوں اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کو مجرم تصور کرتے ہوئے ان کیلئے مناسب سزائیں تجویز کریں۔

۶۔ چیدہ چیدہ ڈاکٹرز، علماء اور متدین اشخاص پر مشتمل عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔ جو جینیاتی انجینئرنگ کے علوم کے ساتھ مخصوص ایسا بین الاقوامی اخلاقی دستور وضع کرے جو الوہی پیغامات سے متصادم نہ ہو۔ اقوام عالم اس کے بین الاقوامی قانون ہونے کی حیثیت کو تسلیم کریں اور اقوام متحدہ اس کے نفاذ کی نگرانی کرے اور زمین میں انسان کے مستقبل کے تحفظ کی خاطر تمام حکومتیں، قومیں اور ادارے اسے تسلیم کریں۔

۷۔ انسانی کلوننگ کی حوصلہ افزائی کرنے والی کمپنیوں اور اداروں کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی جائے۔ ان کے ذمہ دار لوگوں کو اس صداقت کے قبول کرنے کی دعوت دی جائے جو نوع انسانی کی افزائش کے لئے الوہی پیغامات کی شکل میں بنی نوع انسان کو دی گئی ہے۔

تمام انسان اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ ہیں۔ ایسے ضوابط شرعیہ کی پاسداری عالمی ذمہ داری ہے۔ جو خلق خدا کی نگہداشت کرتے۔ اسے غیر ذمہ دار اور غیر سنجیدہ لوگوں کی دست برد سے بچاتے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اسکی اس شکل وصورت کی حفاظت کرتے ہیں۔

یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم الذی خلقک فسواک فعدلک ۔ فی ای صورۃ ماشاء رکبک ﴿الانفطار:۸۔۲﴾

ترجمہ: اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے پروردگار کے متعلق بھول میں ڈال رکھا ہے۔ وہ پروردگار جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا، پھر تجھے اعتدال پر بنایا اور جس صورت میں بھی چاہا تجھے ترتیب دے دیا۔

وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

نوٹ

جامعہ سلفیہ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے مرکز تبلیغ البدر (بنگہ بلوچاں) کا دورہ کیا۔ جس کے بعد گذشتہ دنوں بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ جامعہ سلفیہ تشریف لائے اور طلبہ سے انتہائی موثر خطاب فرمایا۔
تمام پروگرام کی تفصیلات آئندہ شمارہ میں شائع کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

(ادارہ ترجمان الحدیث)

سعودی عرب میں کوئی گرجا گھر نہیں اور نہ ہی آئندہ اس کا کوئی امکان ہے: سعودی وزیر دفاع

سعودی عرب کے وزیر دفاع اور شہری ہوابازی کے وزیر شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز نے ان افواہوں کی واشگاف الفاظ میں تردید کی ہے کہ سعودی عرب میں خرج کے مقام پر واقع امیر سلطان فوجی ائیر بیس پر کوئی گرجا گھر تعمیر کیا گیا ہے۔ شہزادہ سلطان نے اس امر کی تردید بین الاقوامی شاہ فیصلؒ ایوارڈز کی تقسیم کی تقریب کے انعقاد کے بعد ایک پریس کانفرنس کے موقع پر کی۔ آپ نے فرمایا جو شخص امیر سلطان ائیر بیس پر مسیحی عبادت گاہوں کے وجود کا دعوے دار ہے تو اس کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے۔ ایسا شخص اس قسم کے بیہودہ الزامات لگا کر اپنے خبیث باطن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ 1951 کے دوران سعودی عرب میں غیر ملکی افواج کی آمد سے لیکر آج تک ہم عیسائی مذہب کے پیروکار ہر شخص سے کہتے رہے ہیں کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ اپنے گھر میں اپنی عبادت اور دیگر مذہبی رسوم ادا کرنے کی مکمل آزادی ہے مگر اس مقدس سرزمین پر کسی گرجا گھر کا قیام نہ تو پہلے گوارا تھا اور نہ ہی آئندہ اس کا کوئی امکان ہے۔ سعودی وزیر دفاع نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں سعودی سرزمین پر کسی کنیسہ کے وجود کا پروپیگنڈہ کرنے والوں کو پوری ذمہ داری سے خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ باتوں سے باز رہیں۔ سعودی سرزمین عالم اسلام میں امتیازی اہمیت کی حامل ہے۔ اگر ہم کسی کو بلاد مقدسہ میں اس کام کی اجازت دیتے ہیں تو یہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے بڑے صدمہ کا باعث ہوگا۔ چونکہ سرزمین حجاز کو نبوت ورسالت کا سرچشمہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے لہٰذا اگر ہماری گردنیں بھی اڑا دی جائیں تو بھی کسی مخالف اسلام حرکت کا ارتکاب ہمارے لئے ممکن نہ ہوگا۔

سعودی حکومت کو اپنا دین اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ وہ اسلام سے مخلصانہ محبت کرتی اور شعائر اسلام کے تحفظ وبقاء کا غیر متزلزل عزم رکھتی ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے ہمارے مغربی ومشرقی اور اشترا کی دوست بخوبی آگاہ ہیں۔ دریں حالات اس قسم کا مسموم پروپیگنڈہ ہمارے نزدیک کسی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ موصوف نے اپنی پریس کانفرنس کے دوران اس امر کی صراحت کی کہ اگر اسرائیل اپنی تمام تر مساعی کو بروئے کار لاتے ہوئے سعودی حکومت پر دہشت گرد تنظیموں کی سرپرستی کرنے کا بے سروپا الزام لگا رہا ہے تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ وہ مادی اور معنوی ہر دو اعتبار سے اپنے فلسطینی بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور بروقت اور ہر جگہ ان سے اظہار یکجہتی کرتی رہی ہے۔ سعودی حکومت دہشت گردی کے خلاف ہے اس لئے کہ دین اسلام اس قسم کی مجرمانہ کاروائیوں کی اجازت نہیں دیتا۔ سعودی عرب تو خود کبھی اپنوں کی طرف سے اور کبھی غیروں کی طرف سے دہشت گردی کا شکار رہا ہے۔ ہم ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہیں اپنے اوپر لگائے گئے ان الزمات کو مسترد کرتے ہیں اور اس قسم کے ناروا اتہامات کو کوئی اہمیت دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا سعودی حکومت برادر اسلامی ملک عرق پر جنگ مسلط کرنے کے خلاف ہے۔ اگرچہ سعودی عرب اس جنگ کو روکنے کی استعداد نہیں رکھتا تاہم وہ اس جنگ میں شریک بھی نہیں ہوگا۔ عراق مخالف گذشتہ جنگ میں اسرائیل نے سعودی فضاؤں کو استعمال کرتے ہوئے عراق کے خلاف جو کاروائی کی ہم اس بار اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ اسرائیل کو کسی بھی عرب ملک کے خلاف کاروائی کیلئے سعودی فضاؤں کو استعمال کرنے سے روکنا سعودی فورسز کی پہلی ترجیح ہوگی اور وہ بڑی ذمہ داری اور بھرپور قوت کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیں گی۔